علامہ صاحب کا ایک یادگار خطاب

مینار پاکستان سنہ 1974

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ (صدق اللہ العظیم)

دوستو! میرے موضوع کا عنوان ہے "مسلک اہلحدیث تاریخ کے نقطہ نگاہ سے ' قرآن وحدیث کی روشنی میں"

جاؤ! کائنات والوں کو میرا یہ چیلنج ہے کہ صرف ایک بات ' صرف ایک بات! کوئی مائی کا لال یہ ثابت کرے کہ یہ بات رب کی قرآن کے خلاف ہے یا محمد کے فرمان کے خلاف ہے ۔ کعبے کے رب کی قسم ہے ' ہم صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے اس مسئلے کو چھوڑ دیں گے ۔

اور کس بات سے شرمائیں ؟ شرمائیں وہ جن کی تاریخ ' جن کا ماضی تاریک ہو اور جن کے ماضی نے عبد القادر قصوری جیسا فرزند پیدا کیا ہو وہ شرمایا نہیں کرتے بلکہ فخر سے اترایا کرتے ہیں ۔ جنوں نے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری پیدا کیا ہو ' جنہوں نے عبد اللہ روپڑی پیدا کیا ہو ۔ جنہوں نے مولانا محمد لکھوی پیدا کیا ہو جنہوں نے نے امام العصر ابراہیم میر سیالکوٹی پیدا کیا ہو اور جنہوں نے آج کے دور میں !!

اہلحدیث! ہم سے تھوڑا گلہ بھی سن لو ' تم نے فراموش کیا اپنی شخصیات کو ' جس جماعت نے محمد گوندلوی جیسی شخصیت کو پیدا کیا ہو کہ آج میں دعوے کے ساتھ کہتا

ہوں کہ روئے زمین پر محمد گوندلوی جیسا بڑا عالم پایا نہیں جاتا ہے ۔ جاؤ ! پوچھو عمر محمد سے ' عبد العزیز کویتی سے کہ جب مدینہ یونیورسٹی میں محمد گوندلوی گیا ' دنیا کے بڑے بڑے امام ' مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ ' ان سب نے زانوئے ادب طے کیا تو گوجرانوالہ کے محمد گوندلوی کے سامنے طے کیا ۔

مجھے معین الدین صاحب سے یہ اختلاف ہے کہ انہوں نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ ہمیں ہمارے حقوق دیئے جائیں ۔ آج کے اجلاس کے بعد حقوق کے مانگنے کے لئے استدعا نہیں کی جائے گی ۔ حقوق مانگے نہیں جاتے ' حقوق چھینے جاتے ہیں ۔ اور انشاء اللہ سن لو ! (لوگوں نے نعرہ لگایا ' علامہ احسان الٰہی ظہیر زندہ باد تو علامہ صاحب بولے) ٹھہرو زندہ وہ ہیں جو محمد کی راہ میں مرگئے ۔ باقی کوئی زندہ نہیں ہیں ۔

میری بات اچھی طرح سن لو ! تم ہمیں حقیر سمجھتے ہو ! تم ہمیں کمزور سمجھتے ہو ! تم ہمیں ناتواں سمجھتے ہو ! ہماری بات یہ ہے کہ ہم نے مانگنا کبھی سیکھا ہی نہیں ۔ ذرا داد تو دو ان فقیروں کو کہ لوگ کرسی اقتدار کے لئے لڑ رہے تھے اور یہ صرف محمد کی آبرو کی لئے لڑ رہے تھے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اور اخبار والو ' تم بھی لکھ لو ! ..... آج کہا ہے قومی اتحاد کا ستارہ نہ تھا ' اہلحدیث ! ..... میرے پاس میاں صاحب اور معین الدین آئے اور کہنے لگے ۔ ہم ستارے نہیں ۔ میں نے کہا چاند کو ستاروں میں شمار نہیں کیا جاتا ۔

کیا بات ہے ؟ ..... ہم نہ تھے ؟ ..... اور کبھی حق کا اعتراف تو کیا کرو ! ..... مان تو لو کبھی ..... اور سب نے لڑائی لڑی اپنی آن کے لئے ! کسی نے کہا ہم صدر ہیں ' کسی نے کہا نائب صدر ہیں ۔ کسی نے کہا سیکرٹری جنرل ہیں ' کسی نے کہا ڈپٹی سیکرٹری ہیں ۔ اہلحدیثوں کو کہا تم کیوں لڑتے ہو ؟ کہا محمد کے غلام ہیں ... اور کچھ نہیں ۔ تم لڑے

اقتدار کے لئے ۔ تم لڑے اختیار کے لئے ۔ اور میری بات کو سن لو! اکابر یہاں موجود ہیں ۔ سن لو! ہمیں کچھ نہیں چاہئے ہماری لائن آف ایکشن سن لو! ہماری کانفرنس کی ڈائریکشن سن لو! ہم کچھ نہیں چاہتے! ہمیں کچھ نہیں چاہئے ۔ اقتدار کالے کوے کو دے دو ۔ اختیار گورے کو دے دو ۔ کرسی لال کو دے دو ' تم قصر صدارت پیلے کو دے دو ۔ تم ایوان وزارت نیلے کو دے دو ۔ اہلحدیث کو محمد کا جھنڈا دے دو ۔ ہم راضی ہیں ۔ ہمیں کچھ نہیں چاہئے ۔

ہمیں اللہ کا نام چاہئے ۔ سرور کائنات کا لایا ہوا نظام چاہئے اور بات کہہ دوں تلخ نہ ہو اور ہم نے کبھی تمہاری تلخی کا برا نہیں مانا ۔ لوگوں نے کہا ۔ بڑی گالیاں دیتے ہیں ۔ میں نے کہا

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزہ نہ ہوا

دیتے رہیں گالیاں فرق کیا پڑتا ہے ۔ ہم اتنے گناہگار ہیں شائد اللہ نے ہمارے گناہوں کی معافی کا سبب ان کی گالیوں کو بنا دینا ہے ۔ ہمیں کیا ہے دیتے رہیں گالیاں ۔ ہم نہیں دیتے ۔ مگر تمہیں کہتے کیا ہیں ؟

تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی ۔

ہمیں کہتے ہیں کہ یہ مقام مصطفیٰ سے نا آشنا ہیں ۔

ہائے! مقام مصطفیٰ سے نا آشنا! ہم کہ تم!!

تم کہو! ہمیں کرسی نہ ملی اس لئے الگ ہوئے ۔

ہم نے کہا! ہمیں کچھ نہیں چاہئے ' محمد مصطفے کا لایا ہوا نظام دے دو ۔ ہم تمہارے جوتے سیدھے کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ کون مقام مصطفیٰ سے نا آشنا ؟ کون نا

آشنا؟ سنو سرور کائنات کا جھنڈا نورانی تھاے ۔ میں اہلحدیث کے اسٹیج پر کہتا ہوں ہم اس کے ساتھ ہیں ۔

مفتی تھامے ' ہم اس کے ساتھ ہیں ۔

مودودی تھامے ' ہم اس کے ساتھ ہیں ۔

اصغر خان تھامے ' ہم اس کے ساتھ ہیں ۔

نصراللہ خان تھامے ' ہم اس کے ساتھ ہیں ۔

یہ سارے چھوڑ دیں ۔ رب ذو الجلال کی قسم ہے ان سے اسی طرح لڑیں گے جس طرح ذوالفقار علی بھٹو سے لڑتے رہے ہیں ۔

جس کو جی چاہے بنالو ۔ ہماری لڑائی قیادت کی لڑائی نہیں ہے کیونکہ ہم نے اپنے رب سے یہ عہد کر رکھا ہے ۔

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین ۔

جینا اللہ کے لئے ' مرنا اللہ کے لئے ' اٹھنا اللہ کے لئے ' بیٹھنا اللہ کے لئے ۔

(یہ تقریر اس وقت کی جب جنرل ضیاء ابھی نیا نیا ہی آیا تھا ۔)

امامت مدینے والے کی ۔ حکومت عرش والے کی

اور یہی سبب تھا کہ جب لڑائی لڑی منیر اللہ کی حکمرانی کے خلاف ۔ تو دوستو ! آج تاریخ کو مسخ نہ کرو ۔ کہتے ہو ہم نے لڑائی لڑی ۔ نہیں ! صرف انہوں نے لڑی جو صرف رب کی ربوبیت اور حاکمیت کے علاوہ کسی دوسرے کی حاکمیت ماننے کے لئے تیار نہ تھے ۔۔

بتلاؤ ! یقین نہیں آتا تو تاریخ اٹھاؤ ! تاریخ
ہلٹن کی تاریخ ۔ جیمز لائن کی تاریخ اٹھاؤ
تمہارے اکابر کا نام ہے کہ میرے اکابر کا

آج ٹی وی پر کہا گیا ! مجھے افسوس ہوا ! اس نے کہا کہ یہ انگریزوں کی پیداوار ہیں ۔ ہم نے کہا :

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بتلاؤ ! فرائضی تحریک تمہاری تھی یا ہماری تھی ؟

آؤ تم تو وہابی کے نام سے بدکتے ہو ۔ اٹھاؤ ! انگریزوں کی تاریخ انہوں نے کہا : پوری برصغیر پاک و ہند میں ہمیں کسی اقلیتی فرقے سے کوئی خطرہ نہیں ۔ اگر خطرہ ہے تو اقلیتی فرقے وہابیوں سے خطرہ ہے ۔ کہنے والوں نے کہا ! یہ اقلیت میں ہیں ان سے کیوں ڈرتے ہو ؟ کہنے لگے اس لئے کہ یہ رب کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ۔ اور جو رب کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اس سے زیادہ بے خوف کوئی دوسرا ہوتا ہی نہیں ۔

آج ! لکھ لو میری بات ' غلط ہو تو تاریخ کا مجرم ہوں ۔ نئی بات ! تم نے نہ سنی ہو گی ۔ اگر غلط ہو تو مجھ کو تختہ دار پر لٹکادو ۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ۔ سارے جانتے ہیں ۔ لیکن کوئی نہیں جانتا کہ اس کا محرک اہلحدیثوں کا امام مولانا عنایت علی تھا ۔

جاؤ وہابی موومنٹ اٹھاؤ ۔ ایک غیر وہابی نے تاریخ لکھی ۔ اس نے کہا مولانا عنایت علی پٹنہ سے آیا ۔ دہلی میں آکر قرآن و سنت کا وعظ کیا اور پورے دہلی میں آگ لگادی

بہادر شاہ ظفر کو پتہ چلا ۔ اس نے کہا ! کون ہے جو یہ بغاوت کے جراثیم پیدا کر

رہا ہے ۔ کہا ! یہ پٹنے کا ایک وہابی ہے ۔ عنایت علی ۔ کہا ! اسے بلا کے لاؤ ۔ عنایت علی کو بلوایا گیا ۔ بہادر شاہ ظفر نے کہا ۔ ہم کمزور ہیں تم ایسی باتیں نہ کرو ۔ عنایت علی نے کہا ! جس کے سینے میں ایمان موجود ہو وہ کمزور نہیں ہوتا ۔ بہادر شاہ ظفر سمجھانا چاہتا تھا لیکن جب عنایت علی شاہی محل سے اٹھ کے گیا ۔ بوڑھے بہادر شاہ ظفر نے اپنی تلوار کو بے نیام کیا اور کہا جب تک ہماری زندگی کی سانس باقی ہے ہم انگریز کے خلاف جنگ کریں گے ۔

اس تحریک کا سب سے پہلا بانی جو تھا وہ مولانا عنایت علی تھا ۔ اور آؤ ہمیں کہتے ہو انگریز کے ایجنٹ ! وہ ہم تھے تم نہ تھے جن کو جزائر انڈیمان بھیجا گیا ۔ صادق پور کا مولوی احمد اللہ ۔ وہابیوں کا امام آیا ۔ اپنے سینے کو ایمان کے نور سے منور کر کے ' اس عقیدے کو اپنے دل میں سمو کے کہ رب کے علاوہ کسی حاکیت کا سکہ چل نہیں سکتا ۔ نہیں آیا ! تو کہا گیا ! باز آ جاؤ ۔ جواب دیا محمد کے غلاموں نے جھپٹنا سیکھا ہے پلٹنا سیکھا ہی نہیں ہے ۔

کہا رک جاؤ ! ... کہا جو چیز سینے میں موجزن ہے وہ روکے رک نہیں سکتی ۔ کہا گرفتار کر لو ! ان پر کیس چلا پٹنے میں ۔ ان کو پا بجولاں کیا گیا ۔ سزا سنائی گئی ۔ چہرہ مسکراتا رہا ۔ پوچھنے والے نے پوچھا ! تم کو سزا سنائی گئی ' تم مسکرا رہے ہو ؟ کہا ! کہ آج ہی یقین آیا ہے کہ رب کی نگاہ میں میری بھی کوئی حیثیت ہے ۔ اگر رب کی بارگاہ میں میری قدر و منزلت نہ ہوتی تو رب مجھے قربانی کے لئے منتخب نہ فرماتا ۔ یہ قبولیت کی علامت ہے ۔ کہا جاؤ اس کے سارے محلے کو مسمار کر دو ۔ تذکرہ صادقہ میں لکھا ہے کہ احمد اللہ کے سارے گھرانے کو مسمار کیا گیا ۔ جیل میں خبر پہنچائی گئی کہ تیرا سارا محلہ مسمار کر دیا گیا ہے ۔ اور صرف یہی نہیں ہوا ۔ انگریزوں نے کہا ! ان کے آباء و

اجداد کی قبریں بھی اکھیڑ دو ۔ قبریں بھی اکھاڑ دی گئیں ۔ پیغام ملا ۔ بیوی کو خط لکھا ۔ کہا ! بیوی مجھے پتا چلا ہے کہ تم در بدر ہو گئیں ۔ گھر مسمار کر دیا گیا ۔ کہا ! مجھے غم نہیں ' مجھے یہ غم ہے کہیں تم پھسل نہ جانا ۔ بیوی بھی احمد اللہ کی ۔ اس نے کہا احمد اللہ تم میری پروا نہ کرو ۔ میں پھسل گئی تو دنیا والے اثر نہیں لیں گے تم پھسل گئے تو لوگ کہیں گے کہ رب کی توحید کا ماننے والا پھسل گیا ۔

اور اسی گروہ کا ایک اور سپوت ۔ یحیی علی ۔ تھا ۔ اسی احمد اللہ کا بھائی ۔ اس کے باپ الٰہی بخش کا بیٹا ۔

سزائے موت سنائی گئی ... ہمارے ہاں بھی سزائے موت سنائی گئی ۔ کہتے ہیں جب پھانسی پہ چڑھانے لے گئے تو بیہوش پڑے ہوئے تھے ۔ کہا حضرت کو کورامین کھلاؤ ۔ پھر بھی نہیں اٹھ سکے ۔ کہنے لگے پھر غلام غوث ہزاروی سے سلاجیت لے کر آؤ ۔ اور کہتے رہے ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا ہے ۔ بھئی ہڈیوں کا ڈھانچہ نہیں بننا تھا تو کیا پھولوں کا گلدستہ بننا تھا ۔ یحیی علی کو موت کی سزا سنائی گئی !

او وہابیو ! یہ تمہارے اسلاف ہیں ' تم ان کے ماننے والے ہو سزائے موت سنائی ۔ رات کا وقت ۔ کہا صبح پھانسی پہ لٹکاؤ ۔ انگریز جج نے کہا ' دیکھیں تو سہی اس کی کیا کیفیات ہیں ۔ دیکھنے کے لئے گئے ۔ دیکھا کہ چار پانچ فٹ کی کوٹھڑی ۔ ہلٹن نے لکھا کہ صرف چار پانچ فٹ کی کوٹھڑی ۔ یحیی علی اس اندھیری کوٹھری میں پڑا ہوا ۔ لیکن رات کی تاریکی میں اس کا چہرہ پوری کوٹھڑی کو جگ مگا رہا ہے ۔ روشن کئے ہوئے ہے ۔ جج حیران ! کہا دروازہ کھولو ! دروازہ کھولا گیا ۔ یحیی علی کے چہرے پہ تبسم ۔ پوچھا کیوں مسکراتے ہو ؟ کہنے لگا ! بے وقوف صبح رب سے ملاقات ہونے والی ہے اور محب محبوب کی ملاقات پر خوش نہیں ہو گا تو اور کیا ہو گا

پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

وہ آئے اور پھر کہا اس کی سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر کے اسے دریائے شور عبور کروا دو ۔ ساتھ ہی کہا اس کی داڑھی مونڈھ دو ۔ داڑھی مونڈھی گئی ۔ بال ہاتھ میں پکڑے اور رو پڑے ۔ کہا اس کو واپس بلاؤ ۔

واپس بلایا گیا ۔ کہا کیوں رو رہے ہو ۔ کہنے لگے ۔ داڑھی کی خوش نصیبی پر رویا اور اپنی بد نصیبی پہ رویا کہ داڑھی خوش نصیب تھی جو رب کی راہ میں پہلے کٹ گئی اور میں بدنصیب تھا کہ پیچھے رہ گیا ۔

جاؤ ! کوئی لاؤ تو سہی ۔ لاؤ ' کوئی ایک ہی لاؤ اور ہماری دعوت نے ان ہی فرزندوں کو پیدا کیا ۔

اور آج چشم کائنات نے دیکھا کہ اس گئے گزرے دور میں ....

جاؤ مجھ پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے اس برصغیر کی تاریخ کے اوراق پلٹ کے دیکھو ۔ اور میں یہ بات مبالغہ سے نہیں کہتا ۔ سنو ! رائل آف ایشیاٹک سوسائٹی نے ایک کتاب چھاپی " وہابی ٹرائیل " اس میں مقدمات جمع کئے گئے ۔ اس میں لکھا گیا کہ صرف بہار اور بنگال میں جن لوگوں کو حریت کی پاداش میں موت کی سزا دی گئی ان میں سے ایک لاکھ اہلحدیث تھے ۔ جاؤ ! اٹھاؤ تاریخ کو ! اور مجھے معاف کر دو ۔ کبھی کبھی تلخی آ ہی جاتی ہے

کیوں گردش مدام سے گھبرا نہ جائے دل

انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

کسی ایک حلوہ کھانے والے کا نام بھی بتلا دو ۔ حلوہ کھاتے ہوئے تو مرنے والے بہت ہیں ۔ محمد عربی کے نام پر جان قربان کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا ۔ اور پھر اس

تاریخ نے ثابت کیا ...

سنہ ۷۷ ء کی تاریخ میں میرے بچے ' میرے بوڑھے ' میری خمیدہ کمر والی بوڑھیاں ' میرے جوان بھائی اپنے سینوں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو لگائے ' جیل خانوں کی کوٹھڑیوں کو جگ مگاتے رہے ۔ جاؤ ! اٹھاؤ گوجرانوالہ کے قیدیوں کی فہرست کو!

فیصل آباد کے قیدیوں کی فہرست کو !

ساہیوال کے قیدیوں کی فہرست کو !

اوکاڑہ ' میاں چنوں ' بہاولپور ' بہاولنگر ' لاہور ' خانیوال ' پتوکی ' ان میں تمہیں کا نام نظر آئے گا ...

اور کبھی اپنے خود ستائی کی عادت نہیں ۔ یاد رکھو !

جب پاکستان میں لوگ کہتے تھے کہ تحریک مر گئی ہے کوئی آواز نہ تھی ۔ ہمیں ہائی کورٹ سے رہا کیا گیا ۔ لیکن ساتھ ہی مارشل لاء کے وارنٹ نکلے ۔ ڈیفنس آف پاکستان رولز کے وارنٹ نکلے ۔ ملٹری کورٹ کے وارنٹ نکلے ۔ کہا گیا کہ جہاں جائے پکڑ لو ۔ جمعہ کا دن آیا ۔ دوست میرے پاس آئے کہنے لگے تحریک کا نام نہیں ۔ میں نے کہا فکر نہ کرو ابھی اہلحدیث کے فرزند زندہ ہیں ۔ ہمارے جیتے جی محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ کے نام پر چلنے والی تحریک مٹنے نہیں پائے گی (انشاء اللہ)

کہا گیا مارشل لاء لگا ہوا ہے !

اور مجھے نورانی میاں نے کہا تھا ۔ میں ملنے کے لئے گیا ان کو مری میں ۔ سارے اکابر وہاں تھے ۔ مولانا نورانی تشریف فرما تھے ۔ ان کو بخار تھا ۔ نوابزادہ نصر اللہ بھی موجود تھے ۔ اصغر خان بھی ' پروفیسر عبد الغفور بھی ' شیرباز مزاری بھی سارے تھے ...

نورانی صاحب اٹھے ' مجھے دیکھا بخار میں پڑے ہوئے کہنے لگے میرے پاس آؤ ۔ اٹھے میری پیشانی پر انہوں نے بوسہ دیا ۔ کہنے لگے ہمیں تم پر ناز ہے ۔ جب تحریک مٹ رہی تھی ۔ مسجد شہداء میں تم نے تحریک کا جھنڈا بلند رکھا ... اور آج ! آج میں مومن کے الفاظ میں کہتا ہوں

جسے آپ کہتے تھے باوفا جسے آپ کہتے تھے آشنا
میں وہی ہوں مومن مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جب کوئی نہ تھا

پتوکی چونیاں کے علاقے میں تحریک نہیں چلتی تھی ... بوڑھا معین الدین نکلا ۔

کنگن پور کے علاقے میں تحریک نہیں چلتی تھی ... بوڑھا عبد اللہ نکلا ۔

نکلے دیوانہ وار نکلے ۔ دیوانہ وار لوگ نکلے ۔

وہ ٹوٹی ہوئی ٹانگوں والا محمد حسین بھی نکلا ۔ دعا کرو اللہ اپنی توحید کی برکت سے اس کی ٹانگوں کو درست کر دے ۔

نکلے لوگ ....

اور بی بی سی نے کہا : رات کو ہم نے سنا

کہنے لگے آج کرفیو بھی لگا ہوا ہے ' مارشل لاء بھی لگا ہوا ہے اور جمعہ کے لئے صرف آدھے گھنٹے کی اجازت ہے ۔

آج کوئی پروفیسر نہیں نکلے گا ۔ ان کے متعلق بھی کہا پروانوں کے لئے کہ جن کی شمع اکیلی ہی جلتی ہے ۔ اکیلی ہی جلتی رہی ۔

رات بھر جلتے رہے سب اپنے اپنے رنگ میں
شمع بھی فانوس بھی اور دل بھی پروانوں کے ساتھ

کوئی نہ نکلا ... بی بی سی نے کہا اب صبح کوئی نہ نکلے گا ۔ ہم نے کہا ؟ ابھی

اہلحدیث زندہ ہیں ۔ مارشل لاء کے باوجود ' کرفیو کے باوجود نکلیں گے ۔

نکلے ' اور بی بی سی کے نامہ نگار نے کہا ہم نے معجزہ دیکھا کہ لوگ کپکپی ہوئی گولیوں کے سامنے سینے تان کر کھڑے ہو گئے ۔ کیوں ؟ ... اس لئے کہ ان کے سینوں میں صرف مدینہ بستا تھا کوئی اور نہیں بستا تھا ۔

قربانی وہ دیں جنہوں نے ایک سے لو لگائی ہو ۔ جن کے سینے بڑے جن کے دل بڑے ان کو محبتیں بھی زیادہ لوگوں کے ساتھ ۔ ہمارا سینہ تو چھوٹا سا ہے ۔ ہمارا دل بھی بڑا چھوٹا کہ اس دل میں مدینے والے کی محبت کے علاوہ کسی اور کی محبت آتی ہی نہیں ۔ ہم پر یہی الزام ہے نا ! کیوں جی ؟ کہتے ہیں فلاں کو نہیں مانتے بھئی نہیں مانتے ' کیوں نہیں مانتے ؟ ہم کہتے ہیں ہمارا دل چھوٹا سا ہے ۔ اس میں آمنہ کے لال کی محبت آئی کسی دوسرے کی آتی ہی نہیں تمہارا دل اتنا بڑا ہے جس میں ساروں کی محبت آجاتی ہے ۔ ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے ۔

لیکن قیامت کا دن ہو گا ۔ شافع محشر حوض کوثر پہ بیٹھا ہوگا ۔ تم بھی آنا ! ہم بھی آئیں گے ۔ تم کہنا ہم اس کو لے کر آئیں گے ۔ ہم کہیں گے مدینے والے ہم تیرے سوا اور کسی کو نہیں لے کر آئے ۔

تجھ کو دیکھا اور

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

اور پھر میں کہوں

تم ہمیں کہتے ہو فلاں کو مانو ' فلاں کو مانو ' ہم کہتے ہیں کوئی مدینے والے جیسا لا دو ' ہم اس کو ماننے کے لئے تیار ہیں ۔ کوئی ایسا لاؤ تو سہی کہ جس کے بارے میں حسان

نے کہا :

واحسن منک لم تر قط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرء ا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

تم سے خوبصورت چہرہ چشم کائنات نے دیکھا ہی نہیں اور تجھ سے حسین وجود کسی ماں نے جنا ہی نہیں ۔

کوئی ایسا لادو ہم اس کو ماننے کے لئے تیار ہیں ۔ نہیں لاتے تو پھر ہمیں ہمارا امام مبارک ، تمہیں تمہارے امام مبارک ہوں ۔ تم ان کو لے کے آ جانا ۔ ہم مدینے والے کو لے کر آ جائیں گے اور ہماری دعوت یہی ہے کہ :

اطیعو اللہ و اطیعوا الرسول

اطاعت کرو رب کی اور اس کے رسول کی ۔ تیسرے کسی کا نام رب نے نہیں لیا ۔ ہم اس کو کیسے مانیں ۔ ہم رب کو کہیں گے اللہ اگر ہم قصور وار ہیں تو تو نے ہمیں پہلے بتلایا کیوں نہیں کہ کوئی تیسرا بھی بھیجنا ہے ۔ ہماری دعوت یہی ہے ۔

آؤ دنیا والو جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ ۔

اور کسی کے آگے سر جھکانا جائز نہیں ۔ اور امامت تسلیم کرو تو صرف کملی والے کی دوسرے کسی کی امامت ماننا درست نہیں ۔

اور یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ کا !

یہی مسلک ہے امام شافعی کا !

یہی مسلک ہے امام احمد بن حنبل کا

یہی مسلک ہے مالک بن انس کا
یہی مسلک ہے امام ابن تیمیہ کا
یہی مسلک ہے ابن حزم کا
رحمہم اللہ علیہم اجمعین ۔

امام ابوحنیفہ نے کہا :

اذا صح الحدیث فھو مذہبی (حدیث صحیح کے مقابلے میں میری بات کی کوئی حیثیت نہیں)

امام مالک نے کہا

ما من احد الا وھو ماخوذ من قولہ و مردود الیہ
(ہر آدمی کی بات کو لیا جائے اور ہر آدمی کی بات کو ٹھکرایا جائے ۔ ٹھکرایا نہ جائے تو محمد کی بات کو نہ ٹھکرایا جائے ۔

امام شافعی نے کہا :

حدیث صحیح میرا مذہب ہے

کسی کی تقلید نہ کرو ۔ کیا مطلب ؟ سرور کائنات کے مقابلے میں کسی کی بات کو تسلیم نہ کرو ۔

اور قرآن کی آیت میں نے تلاوت کی ۔

لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ

اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو ۔ کیا مطلب ؟

مطلب یہ ہے کہ جو کسی دوسرے کی بات کو اللہ اور رسول پر ترجیح دیتا ہے وہ اللہ اور رسول سے اس کو بڑھاتا ہے ۔

اور مومن کون ہے ؟

مومن وہ ہے جو پوری کائنات کی بات کو ٹھکرا دیتا ہے ۔ رب اور رسول کی بات ٹھکرانے کو تیار نہیں ہوتا ۔

ہماری دعوت یہی ہے ۔

بتلاؤ ! جرم کیا ہے ؟ قصور کیا ہے ؟ گناہ کیا ہے ؟

ہمیں الزام دیتے ہیں ' ہم تو کہتے ہیں ۔

انہی کی محفل سنوارتا ہوں
چراغ میرا ہے رات ان کی
انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زبان میری ہے بات ان کی

اور آئندہ کے لئے سن لو ! ہمارا نقطہ نگاہ کیا ہے ۔ ہمارا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ اس پاکستان میں اگر قانون چلے تو کتاب اللہ کا چلے ۔ سرور کائنات کی حدیث کا چلے اور کسی دوسرے کا قانون ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ۔

ہمیں قلیل کہہ کے نہ ڈراؤ ۔ قرآن سن لو !

کم من فئہ قلیلہ غلبت فئہ کثیرہ باذن اللہ

رب کثرت کو نہیں دیکھتا ' حقانیت کو دیکھتا ہے ۔ اور بات یاد رکھو ! ایک بات میں آخر میں کہہ دیتا ہوں ۔

بھٹو کے خلاف تحریک چلی دو نام پر ' ایک نفاذ اسلام کے نام پر دوسرے جمہوریت کے نام پر ۔ اس ملک میں کوئی ایسی بات ہم برداشت نہیں کرتے جو کسی ایک شخص کی آمریت کو اس ملک پر مسلط کرے ۔

دوسری بات : ہم کسی ایرے غیرے کا قانون ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔
سن لو ! اور فوجی حکومت بھی سن لے ! میں ہوں باغی قسم کا آدمی ۔ ضیاء الحق سے تعلق بھی ہے ۔

ایشیائی کانفرنس میں انہوں نے عربی میں میری تقریر سنی مجھے کہنے لگے کہ تم یورپ ہمارے خرچے پہ جاؤ ۔ ہم نے کہا کہ اب ٹکٹ تو جمعیت اہلحدیث برطانیہ نے بھیجی ہوئی ہے ۔

اور تمہیں مبارک ہو! کہ اب تو تمہارا نام یورپ کی فضاؤں میں بھی گونج رہا ہے ۔ میں نے دیکھا : برطانیہ کے دورہ میں ' ڈنمارک کے دورے میں ' سپین کے دورے میں ' فرانس کے دورے میں کہ آج جگہ جگہ اہلحدیث کی دعوت کی شمع روشن ہو چکی ہے ۔

اور ہم نے ان سے محبت کی اور انہوں نے بھی محبت کا سلوک کیا ۔ کیونکہ ہماری دشمنی اور دوستی اپنے لئے نہیں صرف اللہ کے لئے ہے ۔

ضیاء الحق بھی سن لے ۔ فوجی حکمران بھی سن لیں ! کہ اس ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ کرو ' اور رب کعبہ کی قسم ! اگر نہ کرو گے تو تمہارے ٹینکوں سے بھی اسی طرح ٹکرائیں گے جس طرح بھٹو کے ایس ایف (سکیورٹی فورس) کے ٹرکوں سے ٹکراتے رہے ہیں ۔

دنیا کی کوئی طاقت ہمیں آوازہ حق بلند کرنے سے روک نہیں سکتی ۔ ہمیں یقین ہے ۔ انشاء اللہ اس ملک میں اسلام آئے گا ۔ سب کہو انشاء اللہ آئے گا اور جو اسلام کی راہ میں رکاوٹ بنے گا یہاں سے جائے گا ۔

دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی ۔

یہ کرسی محمد کے غلاموں کی کرسی ہے ۔ اس کرسی پہ وہی بیٹھے گا جو مدینے والے کا پرچم تھامے گا ۔

دنیا کی کوئی طاقت اس ملک میں اسلام آنے سے روک نہیں سکتی ۔

اور دوستو ! آخر میں میں اپنے ان جوانوں کا اپنے ان بوڑھوں کا کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو گمنام لوگ جنہوں نے دن رات کی محنتیں اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کیں ۔

گوجرانوالہ کے فیصل آباد کے ساہیوال کے اوکاڑہ کے پنجاب کے بلوچستان کے سرحد کے کراچی کے ۔ ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس بوڑھے کو کہ جس کا نام چوہدری محمد صادق اور مرزا عبد الحمید ہے کہ جنہوں نے اس کانفرنس کے لئے دن رات ایک کر دیا ۔

اگر تم میں یک جہتی ہو ؟ اگر تم میں اتفاق ہو ؟ اگر تم میں اتحاد ہو تو رب ذوالجلال کی قسم پاکستان میں سوائے محمد کے پرچم کے دنیا کا کوئی پرچم نہیں لہرا سکتا ۔

سن لو ! مینار پاکستان تو بھی سن لے اور بادشاہی مسجد کے مینارو تم بھی سن لو کہ یہ وہ پشانیاں ہیں کہ جنہوں نے رب کے در کے سوا کہیں اور جھکنا سیکھا ہی نہیں ۔

رب کی قسم یہ گردنیں غیر اللہ سے ٹکرا کر کٹتی تو رہی ہیں جھکنا انہوں نے سیکھا ہی نہیں ہے ۔

انشاء اللہ خیبر سے لے کر کراچی تک اہلحدیث جب تک زندہ ہیں ان کی رگوں میں خون کی گردش باقی ہے ۔ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو لادینی ریاست نہیں بنا سکتی ۔ انشاء اللہ ۔